محمد وسیم اختر مفتی

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ

(۴)

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

حضرت ابوذر غفاری کو تعلیم و تعلم سے بہت لگاؤ تھا۔ بتاتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تو صبح اٹھے اور قرآن کی ایک آیت سیکھ لے، یہ تمھارے لیے اس سے کہیں بہتر ہے کہ (رات بھر جاگ کر) سو رکعت نفل ادا کرے۔ تو دن میں علم کا ایک باب سیکھ لے جس پر عمل کیا ہو یا نہ کیا ہو، اس سے کہیں بہتر ہے کہ ایک ہزار رکعت نوافل ادا کرے (ابن ماجہ، رقم ۲۱۹)۔ فرماتے ہیں: ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم ارشاد کیا کہ تین کاموں میں کوئی ہمیں مغلوب نہ کر سکے: امر بالمعروف، نہی عن المنکر کریں اور لوگوں کو سنتیں سکھائیں (سنن دارمی، رقم ۵۶۰)۔ سیدنا ابوبکر، سیدنا عمر اور سیدنا عثمان کے عہد ہاے خلافت میں حضرت ابوذر فتویٰ دیتے تھے۔ ایک حج کے موقع پر حضرت ابوذر جمرۂ وسطیٰ کے پاس بیٹھے تھے، لوگوں کی بھیڑ لگی تھی جو ان سے مسائل دریافت کر رہے تھے۔ ایک شخص کھڑا ہو گیا اور اعتراض کیا کہ کیا امیر المومنین سیدنا عثمان نے آپ کو فتویٰ دینے سے نہیں روکا؟ حضرت ابوذر نے سر اٹھا کر کہا: کیا تو مجھ پر داروغہ لگا ہے؟ تم اگر میری گردن پر تلوار رکھ دو اور مجھے گمان ہو کہ تمھارے وار کرنے سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہوا کلمہ ادا کر سکوں گا تو ضرور کروں گا (بخاری: باب العلم قبل القول والعمل۔ سنن دارمی، رقم ۵۶۲)۔

حضرت ابوذر غفاری نے قریب قریب ہر موضوع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت بیان کی۔ خود کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلوت کے لمحات کی کھوج میں رہتا تھا، اس لیے کئی روایات ایسی ہیں جو صرف

انھی سے منقول ہوئیں۔ ایک بار انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کرسی کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: قسم اس اللہ کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے، کرسی کے مقابلے میں سات آسمان و زمین ایسے ہی ہیں جیسے بیابان میں پھینکی ہوئی انگوٹھی۔ پھر عرش کرسی پر ایسی فوقیت رکھتا ہے، جیسے وسیع بیابان چھوٹی سی انگوٹھی پر رکھتا ہے (تفسیر ابن مردویہ)۔ مشہور ہے کہ انسانوں کی ہدایت کے لیے اللہ کی طرف سے ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیا مبعوث کیے گئے جن میں سے تین سو تیرہ رسول تھے۔ یہ حدیث حضرت ابوذر کی روایت کردہ ہے (احمد، رقم ۲۱۴۳۸)۔ انھی سے مخاطب ہو کر آپ نے فرمایا: اے ابوذر، چار رسول سریانی تھے: آدم، شیث، نوح اور حنوخ، اور چار عربی تھے: ہود، صالح، شعیب اور تمھارے نبی علیہم السلام۔ بنی اسرائیل کے پہلے نبی موسیٰ اور آخری عیسیٰ تھے (ابن حبان، رقم ۹۴۔ طبری)۔ حضرت ابوذر ہی سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے سو صحیفے اور چار مصحف نازل کیے، پچاس صحیفے آدم علیہ السلام کے بیٹے اور ان کے جانشین شیث علیہ السلام پر، دس ابراہیم علیہ السلام پر اتارے جو تمام امثال پر مشتمل تھے۔ اخنوخ علیہ السلام پر تیس صحیفے نازل ہوئے۔ تورات، انجیل، زبور اور فرقان (قرآن) چار مصاحف ہیں۔ موسیٰ علیہ السلام کے مصاحف میں نصائح و عبر ہیں (طبری)۔

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

حضرت ابوذر روایت کرتے ہیں کہ ایک بار میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ آپ نیند سے بیدار ہوئے تھے اور سفید کپڑے زیب تن کر رکھے تھے۔ فرمایا: کوئی بندہ بھی لا الٰہ الا اللہ کہتا ہے اور اس پر جان دے دیتا ہے، جنت میں جائے گا۔ میں نے کہا: اگرچہ وہ زنا اور چوری کرے؟ آپ نے فرمایا: ہاں۔ یہ سوال و جواب تین بار ہوا۔ آخر میں آپ نے فرمایا: اگرچہ وہ زنا کرے اور چوری کرے، چاہے ابوذر کی ناک مٹی سے آلودہ ہو جائے (بخاری، رقم ۵۸۲۷)۔ حضرت ابوذر یہ حدیث بیان کرتے تو آپ کا آخری فقرہ ضرور سناتے۔ حضرت ابوذر فرماتے ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وسلم رات کو بستر پر لیٹتے تو یہ دعا مانگتے: 'أللّٰھم باسمك أموت و أحیا'، ''اے اللہ، میں تیرے نام سے مرتا اور زندہ ہوتا ہوں''۔ جب بیدار ہوتے تو یہ کلمات ادا فرماتے: 'ألحمد للّٰہ الذی أحیانا بعد أماتنا و إلیه النشور'، ''اس اللہ کا شکر ہے جس نے ہمیں مارنے کے بعد زندہ کیا اور روز قیامت اسی کے آگے پیش ہونا ہے'' (بخاری، رقم ۶۳۲۵)۔

حضرت ابوذر غفاری کو مدینہ کی آب و ہوا راس نہ آئی تو آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں حکم دیا کہ مال غنیمت میں آنے والے کچھ اونٹ اور بکریاں لے کر دیہات کی کھلی فضا میں چلے جائیں اور ان کے دودھ سے سیر ہوں۔ حضرت ابوذر کہتے ہیں کہ میں مدینہ کی قریبی بستی ربذہ چلا گیا، میری بیوی ساتھ تھیں اور میں پانی سے دور تھا۔ غسل کی

حاجت پیش آتی تو پانچ پانچ چھ چھ روز غسل کیے بغیر نماز پڑھتا۔ مدینہ لوٹا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد کے زیر سایہ کچھ صحابہ کے ساتھ تشریف فرما تھے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ، میں ہلاک ہو گیا۔ فرمایا: تجھے کس نے ہلاک کر دیا؟ بتایا: دور دور تک پانی نہ تھا، میں اپنی بیوی کے ساتھ رہ رہا تھا۔ جنابت لاحق ہوتی تو پاکی حاصل کیے بغیر نماز پڑھ لیتا۔ آپ نے اسی وقت ایک باندی کو کہہ کر پانی منگوایا جس سے میں نے غسل کیا۔ پھر فرمایا: اے ابوذر، پاک مٹی طہارت دیتی ہے اگرچہ تمھیں دس سال تک پانی نہ ملے۔ جب پانی ملے تو اس سے جلد تر کر لو (ابوداؤد، رقم ۳۳۲-۳۳۳۔ نسائی، رقم ۳۲۳)۔

حضرت ابوذر روایت کرتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ موذن نے ظہر کی اذان دینا چاہی تو آپ نے فرمایا: ذرا ٹھنڈک ہو لینے دو۔ (کچھ دیر کے بعد) وہ پھر اذان دینے لگا تو ارشاد کیا: گرمی کی شدت کم ہو لینے دو۔ اتنا وقت گزر گیا کہ ہم ٹیلوں کے سائے دیکھنے لگے۔ آپ نے فرمایا: گرمی کی شدت جہنم کا جوش ہے۔ گرمی تیز ہو جائے تو نماز ٹھنڈے وقت میں پڑھو (بخاری، رقم ۵۳۹۔ مسلم، رقم ۱۳۴۵)۔ ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابوذر، وہ کیسا وقت ہو گا جب تمھارے حکمران نماز میں تاخیر کر دیا کریں گے۔ آپ مجھے کیا حکم دیتے ہیں یا رسول اللہ؟ فرمایا: نماز وقت پر پڑھ لیا کرنا پھر اگر مسجد میں تمھارے ہوتے ہوئے جماعت کھڑی ہوئی تو اس میں بھی شامل ہو جانا، یہ تمھارے لیے نفل ہو جائے گی (ابوداؤد، رقم ۴۳۱۔ ترمذی، رقم ۱۷۶۔ نسائی، رقم ۸۶۰)۔ دوسری روایت میں اضافہ ہے کہ آپ نے یہ بھی فرمایا: یہ نہ کہنا کہ میں نے نماز پڑھ لی ہے، اس لیے اب (حاکم کے پیچھے دوبارہ) نہ پڑھوں گا (نسائی، رقم ۷۷۹)۔ حضرت ابی بن کعب بتاتے ہیں کہ جمعہ کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ ملک تلاوت فرما کر ہمیں اللہ کی طرف سے آنے والے عذاب کے واقعات یاد دلائے۔ حضرت ابوالدرداء یا حضرت ابوذر نے اشارہ کر کے مجھ سے پوچھا کہ یہ سورت کب نازل ہوئی؟ میں نے تو ابھی سنی ہے۔ میں نے ان کو خاموش رہنے کو کہا۔ خطبہ ختم ہونے کے بعد انھوں نے شکوہ کیا کہ میری بات کا جواب کیوں نہیں دیا؟ میں نے کہا: تم نے آج بات کر کے جمعہ کی نماز ہی ضائع کر دی۔ حضرت ابوذر (یا حضرت ابوالدرداء) آپ کے پاس گئے اور حضرت ابی بن کعب کی بات بتائی۔ آپ نے فرمایا: ابی نے سچ کہا، یعنی دوران خطبہ میں تکلم کرنے سے جمعہ جاتا رہتا ہے (ابن ماجہ، رقم ۱۱۱۱)۔

حضرت ابوذر غفاری اور حضرت ابوہریرہ بتاتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کے بیچ میں تشریف فرما ہوتے تھے، اس لیے نئے آنے والے کو پتا نہ چلتا اور اسے آپ کے بارے میں پوچھنا پڑتا۔ ہم نے گزارش کی کہ ہم

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

آپ کے بیٹھنے کے لیے الگ جگہ بنا دیتے ہیں تاکہ ایک اجنبی بھی آپ کو پہچان لے۔ تب ہم نے مٹی کا ایک چبوترا بنا دیا جس پر آپ نشست فرماتے اور ہم آپ کے دونوں جانب بیٹھ جاتے (ابوداؤد، رقم ۴۶۹۸)۔

حضرت ابوذر کہتے ہیں کہ میرے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تین باتوں کی تلقین فرمائی، میں ان شاء اللہ انھیں کبھی ترک نہ کروں گا: آپ نے مجھے چاشت کی نماز پڑھنے، وتر سونے سے پہلے ادا کرنے اور ہر ماہ تین دن روزہ رکھنے کی وصیت فرمائی (نسائی، رقم ۲۴۰۶)۔ آپ نے مزید ہدایت فرمائی کہ اگر مہینے میں تین روزے رکھنے ہوں تو تیرہ، چودہ اور پندرہ تاریخوں کو رکھنا (ترمذی، رقم ۷۶۱)۔ ان تین تاریخوں میں چانداول سے آخر رات تک خوب چمکتا ہے، اس لیے ان کو ایام بیض کہا جاتا ہے۔ حضرت ابوذر غفاری فرماتے ہیں: ہم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ روزے رکھے، آپ نے ہمیں تراویح کی نماز نہ پڑھائی حتیٰ کہ سات روزے رہ گئے۔ تئیسویں شب تہائی رات گزرنے تک آپ نے ہم کو قیام کرایا۔ چوبیسویں رات آپ نے نوافل پھر نہ پڑھائے تاہم پچیسویں شب رات کا ایک حصہ گزرنے تک آپ نے ہمارے ساتھ قیام فرمایا۔ ہم نے اس خواہش کا اظہار کیا کہ یا رسول اللہ، کاش! آپ باقی رہ جانے والی ان راتوں میں بھی ہمیں نوافل پڑھاتے۔ فرمایا: جو امام کے فارغ ہونے تک اس کے ساتھ کھڑا رہا، اسے ایک رات کے قیام کا ثواب ملے گا۔ چھبیسویں رات آپ نے نماز تراویح نہ پڑھائی، البتہ ستائیسویں کو اس کا اہتمام فرمایا۔ آپ نے اہل خانہ اور ازواج مطہرات کو بھی بلا لیا اور ہم کو اتنی لمبی نماز پڑھائی کہ فلاح کے رہ جانے کا خدشہ ہونے لگا۔ راوی حضرت جبیر بن نفیر نے حضرت ابوذر سے پوچھا کہ فلاح کیا ہے؟ بتایا، سحری۔ آخری دو تین راتوں میں آپ نے تراویح نہ پڑھائی (ترمذی، رقم ۸۰۶۔ نسائی، رقم ۱۳۶۵۔ سنن دارمی، رقم ۱۸۱۱)۔

ایک شخص ربذہ سے گزرا تو حضرت ابوذر غفاری سے ملاقات ہوگئی۔ انھوں نے پوچھا: کہاں کا ارادہ ہے؟ بتایا: حج کرنے جا رہا ہوں۔ حج کے علاوہ کوئی دنیاوی غرض تو پیش نظر نہیں؟ انھوں نے جرح کی۔ اس نے کہا: نہیں تو فرمایا: اپنی نیت پھر بھی تازہ کر لو۔ ان کے کہنے کے مطابق اس شخص نے مکہ پہنچ کر کچھ توقف کیا پھر حج کا قصد کیا۔ بیان کرتا ہے کہ ایام حج میں، میں نے دیکھا کہ لوگوں نے ایک شخص پر ہجوم کیا ہوا ہے۔ میں نے آگے بڑھ کر دیکھا تو معلوم ہوا کہ یہ مجھ سے ربذہ میں ملنے والے وہی بزرگ حضرت ابوذر ہیں۔ مجھے دیکھتے ہی پہچان لیا اور کہا: تم سے میں نے یہ بات کی تھی (موطا امام مالک، رقم ۱۳۳۱)۔

حضرت ابوذر غفاری فرماتے ہیں: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملنے آیا تو آپ کعبہ کے سائے میں تشریف رکھتے تھے۔ مجھے دیکھ کر فرمایا: رب کعبہ کی قسم، روز قیامت وہ لوگ سب سے زیادہ گھاٹے میں ہوں گے۔

www.javedahmadghamidi.com

میں نے گمان کیا، شاید میرے بارے میں کوئی حکم نازل ہوا ہے۔ پوچھا: میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں، یہ کون لوگ ہیں؟ فرمایا: اس اللہ کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے، کوئی مسلمان اونٹ یا گائے کی زکوٰۃ ادا کیے بغیر مر گیا تو قیامت کے روز وہ جانور بہت بڑا اور بہت فربہ ہو جائے گا اور اپنے کھروں سے اسے روندے اور سینگوں سے بھنبھوڑے گا۔ جب بھی سینگ یا کھر ٹوٹے تو پہلے جیسے لوٹ آئیں گے (ابوداؤد، رقم ۱۶۱۷۔ نسائی، رقم ۲۴۴۲)۔

حضرت ابوذر غفاری فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھا۔ ہم سب مغرب کی طرف رخ کیے پیدل چل رہے تھے۔ سورج سرخ گولے کے مانند نظر آ رہا تھا، ہمارے دیکھتے ہی دیکھتے غروب ہو گیا۔ ''نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے پوچھا: تمھیں معلوم ہے کہ سورج ڈوب کر کہاں جاتا ہے؟ میں نے کہا: اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا: سورج سفر کرتا ہوا عرش کے سایہ میں سجدہ ریز ہو جاتا ہے، پھر طلوع کی اجازت مانگتا ہے تو اسے اجازت دے دی جاتی ہے۔ وہ وقت قریب ہے کہ سجدہ کرے گا تو قبول نہ ہو گا۔ اذن چاہے گا اور نہ ملے گا۔ اسے کہا جائے گا: جہاں سے آئے ہو، وہیں لوٹ جاؤ۔ تب وہ مغرب سے نکلے گا۔ یہی مفہوم اللہ کے ارشاد 'وَالشَّمْسُ تَجْرِیْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ذٰلِكَ تَقْدِیْرُ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ'، ''اور سورج اپنے مقررہ ٹھکانے کی طرف (مقررہ مدار میں) دوڑتا جا رہا ہے، یہ اللہ زبردست، ذی علم کی بنائی ہوئی تقدیر ہے'' (یٰس ۳۶: ۳۸) میں بیان ہوا ہے (بخاری، رقم ۳۱۹۹۔ مسلم، رقم ۳۱۸)۔ دوسری روایت میں ہے کہ جبریل علیہ السلام سورج کو عرش کے نور سے بنا ہوا لباس پہناتے ہیں جو سردی، گرمی، خزاں اور بہار کے موسموں کے حساب سے چھوٹا بڑا ہوتا ہے اور وہ مشرق سے نکل آتا ہے۔ پھر وہ وقت آئے گا جب سورج کو تین راتوں کے لیے روک لیا جائے گا اور مغرب سے طلوع ہونے کا حکم دیا جائے گا۔ اسے یہ ارشاد ربانی بیان کر رہا ہے: 'اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ'، ''جب سورج کی روشنی سمیٹ لی جائے گی'' (التکویر ۸۱: ۱)۔ یہ وہ وقت ہو گا جب کسی نفس کو اس کا ایمان نفع نہ دے گا جو پہلے ایمان نہ لایا ہو یا ایمان لا کر نیکی نہ کمائی ہو۔ حضرت ابوذر کہتے ہیں: چاند بھی اسی طرح طلوع و غروب ہوتا ہے۔ اس گفتگو کے ختم ہونے کے بعد ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مغرب کی نماز ادا کی (طبری)۔ حضرت ابوذر غفاری بتاتے ہیں کہ میں نے پوچھا: یا رسول اللہ، حوض کوثر کے برتن کس طرح کے ہوں گے؟ فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں محمد کی جان ہے، حوض کے برتن اندھیری رات کے صاف آسمان میں چمکنے والے تاروں، ستاروں سے زیادہ تعداد میں ہیں۔ ان میں پینے والے کو آخر تک پیاس نہ لگے گی۔ جنت کے دو دھارے انھیں سیراب کرتے ہیں۔ اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے (مسلم، رقم ۶۰۵۵۔ ترمذی، رقم ۲۴۴۵)۔

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

حضرت ابوذر غفاری بیان کرتے ہیں کہ ایک بار رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف رکھتے تھے، دو بکریاں آپ کے پاس چارہ چر رہی تھیں کہ ایک نے سینگ مار کر دوسری کو پرے دھکیل دیا۔ آپ مسکرانے لگے تو سوال ہوا کہ یا رسول اللہ، آپ کے تبسم کرنے کی کیا وجہ ہوئی؟ فرمایا: میں مار کھانے والی بکری پر ہنسا، اس اللہ کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے، روز قیامت اسے بدلہ لے کر دیا جائے گا (احمد، رقم ۲۱۴۰۳)۔ حضرت ابوذر کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا: کون سی مسجد سب سے پہلے بنائی گئی؟ فرمایا: مسجد حرام۔ میں نے پوچھا: پھر کون سی تعمیر ہوئی؟ ارشاد ہوا: مسجد اقصیٰ۔ پوچھا: ان دونوں کے بننے میں کتنی مدت حائل رہی؟ فرمایا: چالیس سال۔ حضرت ابوذر اور مسجدوں کے بارے میں پوچھنے لگے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جہاں بھی وقت ہو جائے، نماز پڑھ لینا، اس لیے کہ تمام روے زمین مسجد ہے (بخاری، رقم ۳۴۲۵۔ مسلم، رقم ۱۰۹۸)۔ حضرت ابوذر کہتے ہیں کہ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مصر کی پیشین گوئی کرتے ہوئے فرمایا: جب تو دیکھے کہ دو افراد اینٹ برابر جگہ کے لیے لڑ رہے ہیں تو وہاں سے نکل جانا (مسلم، رقم ۶۵۸۶)۔ بنوامیہ خصوصاً یزید بن معاویہ کی مذمت میں حضرت ابوذر سے کئی روایات نقل کی گئی ہیں۔ ابن کثیر کہتے ہیں کہ ان میں سے زیادہ تر موضوع ہیں اور کچھ ضعیف اور منقطع ہیں۔

خلیفۂ دوم سیدنا عمر حضرت ابوذر کا شمار علم قراءت کے ماہر قاریوں میں کرتے اور علم و فضل میں عبداللہ بن مسعود کے ہم پلہ قرار دیتے۔ حضرت ابوذر زاہد ہونے کے ساتھ امر بالمعروف کا فرض بھی ادا کرتے۔ ایک بار انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے امارت مانگی تو آپ نے انھیں نصیحت فرمائی: ''ابوذر، میں تمھیں کمزور پاتا ہوں اور تمھارے لیے وہی پسند کرتا ہوں جو اپنے لیے چاہتا ہوں۔ کبھی دو افراد کا بھی امیر نہ بننا، کسی یتیم کے مال کا نگران بھی ہرگز نہ بننا (مسلم، رقم ۴۷۴۷۔ نسائی، رقم ۳۶۹۷)۔ امارت رسوائی اور ندامت ہے ماسوا اس کے لیے جو اس کا حق رکھتا ہو اور اس کی ذمہ داریاں ادا کر سکتا ہو۔ سیدنا علی فرماتے ہیں: آج میرے اور حضرت ابوذر غفاری کے سوا کوئی ایسا نہیں رہا جو اللہ کی راہ میں کسی ملامت گر کی ملامت کی پروا نہ کرنے والا ہو۔ گورنر حضرت ابوموسیٰ اشعری 'میرا بھائی' کہہ کر حضرت ابوذر کا استقبال کرتے تو حضرت ابوذر جواب دیتے: گورنر بننے سے پہلے میں تمھارا بھائی تھا۔ جب حضرت ابوہریرہ ان سے ملنے آئے تو 'مرحبا یا اخی' کہہ کر ان سے لپٹ گئے۔ پوچھا: کیا تو نے ان لوگوں کی گورنری کی ہے؟ کیا تم نے اونچی عمارت تعمیر کی ہے، زرعی رقبہ یا مویشی فارم بنایا ہے؟ انھوں نے کہا: نہیں تو فرمایا: تو میرا بھائی ہے۔

حضرت ابوذر بیان کرتے ہیں، میرے دوست محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سات باتوں کا حکم دیا: یہ کہ میں مسکینوں سے محبت کروں اور ان کے قریب رہوں، اپنے سے کم حیثیت والے سے مقابلہ کروں، کسی کے آگے دست سوال

www.javedahmadghamidi.org www.al-mawrid.org

دراز نہ کروں، صلہ رحمی کروں چاہے دوسرا منہ موڑے، حق بات کروں چاہے کڑوی ہو، اللہ کی راہ میں کسی ملامت گر کی ملامت کی پروانہ کروں، کلمۂ لاحول ولاقوۃ الا باللہ کا اکثر وردکروں۔ یہ باتیں زیرعرش خزانے سے لی گئی ہیں (احمد، رقم ۲۱۳۰۹)۔ حضرت ابوذر کہتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نصیحت فرمائی: ''تو جہاں بھی ہو اللہ سے ڈرتا رہ، کوئی برائی سرزد ہو جائے تو اس کے بعد نیکی کر لے، وہ اس برائی کا قلع قمع کر دے گی اور لوگوں سے حسن سلوک کرو'' (ترمذی، رقم ۱۹۸۷۔ سنن دارمی، رقم ۲۸۲۵)۔ حضرت ابومروان نے حضرت ابوذر غفاری کو ایک دھاری دار چادر میں نماز پڑھتے دیکھا تو پوچھا: کیا آپ کے پاس اس کے علاوہ کوئی کپڑا نہیں؟ انھوں نے جواب دیا: اگر ہوتا تو آپ کو نظر آ جاتا۔ حضرت ابومروان نے کہا: میں نے کچھ دن پہلے دو اور کپڑے دیکھے تھے۔ جواب ملا: بھتیجے، وہ میں نے اپنے سے زیادہ ضرورت مند کو دے دیے ہیں، واللہ، آپ سب سے زیادہ ضرورت مند ہیں۔ حضرت ابوذر بولے: اے اللہ، معاف کر دے، کیا تو نہیں دیکھتا کہ میں نے یہ چادر لے رکھی ہے، ایک اس کے علاوہ ہے جو اوڑھ کر مسجد جاتا ہوں، میرے پاس بکریاں ہیں جن کا دودھ پیتا ہوں، گدھے ہیں جن پر بوجھ لادتا اور غلہ ڈھوتا ہوں، کون سی نعمتیں ان سے بڑھ کر ہوں گی جو ہمیں میسر ہیں۔ حضرت ابوذر غفاری اپنی بکریوں کا دودھ دوہتے تو پہلے پڑوسیوں اور مہمانوں کو پیش کرتے پھر خود پیتے۔ فرماتے تھے: میرے خلیل صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا ہے: ''جب شوربہ پکاؤ تو پانی ذرا زیادہ ڈال دو پھر پڑوسیوں کے گھر دیکھو اور کسی سے حسن سلوک کر لو'' (مسلم، رقم ۶۷۸۲۔ ترمذی، رقم ۱۸۳۳)۔ حضرت عبداللہ بن خراش کہتے ہیں کہ میں نے ربذہ میں حضرت ابوذر کو دیکھا کہ اپنی سیاہ فام بیوی کے ساتھ بالوں سے بنے ہوئے خیمے میں رہ رہے ہیں۔ میں نے کہا: ابوذر، آپ نے کالی کلوٹی عورت سے شادی کر لی؟ جواب دیا، جو بیوی تواضع کا باعث بنے، مجھے زیادہ محبوب ہے۔ حضرت ابوذر کی بیٹی کا رنگ بھی سیاہ تھا۔

حضرت شداد بن اوس کہتے ہیں کہ حضرت ابوذر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کو سن کر ذہن نشین کر لیتے جو سخت ہوتا اور یہی لوگوں کو سناتے رہتے۔ آپ نے بعد میں کوئی رخصت دی ہوتی تو حضرت ابوذر نے سنی نہ ہوتی، وہ سخت حکم ہی پر قائم رہتے (احمد، رقم ۱۷۰۷۲)۔ حضرت معرور بن سوید بتاتے ہیں کہ میں ربذہ میں حضرت ابوذر سے ملا تو دیکھا کہ ایک چادر انھوں نے اوڑھ رکھی ہے اور دوسری ان کے غلام نے لی ہوئی ہے۔ میں نے کہا: دوسری چادر بھی آپ رکھ لیتے تو آپ کا جوڑا مکمل ہو جاتا۔ کہا: میں نے ایک شخص (اپنے غلام) کو گالی دی اور اس کی ماں کا نام لے کر عار دلائی (تو اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو شکایت کر دی)۔ آپ نے فرمایا: ابوذر، تو نے اسے ماں کی گالی دی ہے؟ تو ایسا آدمی نکلا جس میں کچھ جاہلیت باقی رہ گئی ہے۔ غلام تمھارے بھائی ہیں جنھیں اللہ نے

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

تمھارے ماتحت کر دیا ہے۔ جس کا بھائی اس کے ماتحت ہو جائے، اسے اس کھانے میں سے کھلائے جو وہ خود کھاتا ہے، وہی لباس دے جو خود پہنتا ہے۔ انھیں وہ کام نہ کہے جو ان کے لیے بوجھل ہو جائے۔ اگر بھاری کام کرانا ہو تو ان کی مدد کرو (بخاری، رقم ۳۰۔ مسلم، رقم ۴۳۲۶)۔ دوسری روایت کے مطابق حضرت ابوذر نے ابتداے اسلام میں اپنے چچازاد کو 'اولونڈیا کے بیٹے' کہہ کر پکارا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابھی تمھارا گنوار پن ختم نہیں ہوا (ابن سعد)۔ حضرت ابوذر بیان کرتے ہیں کہ میں پیٹ کے بل لیٹا ہوا تھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس سے گزرے۔ آپ نے پاؤں سے ٹھوکر مار کر فرمایا: او جنیدب، یہ دوزخیوں کی کروٹ ہے (ابن ماجہ، رقم ۳۷۲۴)۔ دوسری روایت میں لیٹنے کے ڈھنگ کا ذکر نہیں، محض اتنا مذکور ہے کہ آپ نے ابوذر کو مسجد میں سوتا دیکھ کر اٹھا دیا (سنن دارمی، رقم ۱۴۳۵)۔

ایک بار حضرت ابوذر نے عرض کیا: یارسول اللہ! دولت مند بہت اجر لے گئے۔ ہماری طرح نماز پڑھتے ہیں، ہماری طرح روزے رکھتے ہیں۔ ان کے پاس زائد مال ہوتا ہے جو خیرات کر لیتے ہیں، جبکہ ہم مال نہ ہونے کی وجہ سے صدقات دینے سے محروم رہ جاتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: میں تمھیں ایسے کلمات نہ سکھا دوں جو تم ادا کر کے آگے دوڑنے والوں سے جا ملو گے اور تمھیں وہی پا سکے گا جو یہ عمل کرے گا۔ کیوں نہیں یارسول اللہ! حضرت ابوذر نے کہا۔ فرمایا: ہر نماز کے بعد تینتیس دفعہ 'أللّٰہ أکبر'، تینتیس دفعہ 'سبحان اللّٰہ'، تینتیس بار 'ألحمد للّٰہ' پڑھو اور آخر میں 'لا إلـہ إلا اللّٰہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر' کہو۔ تمام گناہ معاف ہو جائیں گے چاہے سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں (ابوداؤد، رقم ۱۵۰۴۔ احمد، رقم ۷۲۴۲)۔

حضرت ابوذر نے پوچھا: یارسول اللہ، ایک شخص کسی قوم سے محبت کرتا ہے، لیکن اس جیسے عمل نہیں کر سکتا۔ آپ نے فرمایا: ابوذر، تو ان لوگوں ہی میں شمار ہوگا جن سے محبت کرتا ہے۔ انھوں نے کہا: میں اللہ اور رسول سے محبت کرتا ہوں۔ آپ نے مکرر فرمایا: تو ان لوگوں ہی میں شامل ہوگا جن سے محبت کرتا ہے (ابوداؤد، رقم ۵۱۲۶۔ سنن دارمی، رقم ۲۸۲۱)۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: مجھے چار آدمیوں سے محبت کرنے کا حکم دیا گیا ہے: اس لیے کہ اللہ بھی ان سے محبت کرتا ہے: علی، ابوذر، سلمان اور مقداد (ترمذی، رقم ۳۷۱۸۔ احمد، رقم ۲۲۸۶۴)۔ سیدنا علی سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مجھ سے پہلے ہر نبی کو سات معزز رفقا وزیر بنا کر دیے گئے تھے، جبکہ مجھے چودہ نقیبوں کی معیت حاصل ہے۔ ان کے نام یہ ہیں: حضرت حمزہ، حضرت جعفر، حضرت علی، حضرت حسن، حضرت حسین، حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت مقداد، حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت حذیفہ، حضرت سلمان، حضرت عمار، حضرت بلال اور حضرت ابوذر (ترمذی، رقم ۳۷۸۵)۔ ترمذی کی اس روایت میں حضرت مصعب بن عمیر کا نام بھی

شامل ہے، اس طرح یہ تعداد پندرہ ہو جاتی ہے۔

حضرت ابوذر نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت معاویہ بن ابوسفیان سے دوسو اکیاسی احادیث روایت کیں۔ان میں سے بارہ متفق علیہ ہیں، دو حدیثیں صرف بخاری میں اور انیس صرف مسلم میں ہیں۔حضرت ابوذر سے حدیث روایت کرنے والوں میں شامل ہیں: حضرت عمر بن خطاب، حضرت عبداللہ بن عمر، حضرت انس بن مالک، حضرت عبداللہ بن عباس، حضرت سلمہ بن اکوع، حضرت اسامہ بن سلمان، حضرت جبیر بن نفیر، حضرت زر بن حبیش، حضرت زید بن وہب، حضرت سعید بن مسیّب، حضرت سفیان بن ہانی، حضرت احنف بن قیس، حضرت عبدالرحمٰن بن غنم (تمیم)، حضرت عبدالرحمٰن بن ابو لیلیٰ، حضرت عبدالرحمٰن بن حجیرہ، حضرت عبدالرحمٰن بن شماسہ، حضرت ابومراوح غفاری، حضرت یزید بن شریک، حضرت قیس بن عباد، حضرت سوید بن غفلہ، حضرت ابوادریس خولانی، حضرت ابوالاسود دولی، حضرت عبید بن عمیر، حضرت عبداللہ بن صامت، حضرت معرور بن سوید، حضرت ابوعثمان نہدی، حضرت مطرف بن عبداللہ، حضرت عمرو بن میمون، حضرت خالد بن معدان (وہبان)، حضرت خرشہ بن حر، حضرت زید بن ظبیان، حضرت حذیفہ بن اسید، حضرت ربعی بن حراش، حضرت صعصعہ بن معاویہ، حضرت ضریب بن نفیر، حضرت عبداللہ بن شقیق، حضرت عضیف بن حارث، حضرت ابوزرعہ بن عمرو، حضرت عاصم بن سفیان، حضرت عبید بن خشخاش، حضرت ابومسلم جذمی، حضرت عطاء بن یسار، حضرت موسیٰ بن طلحہ، حضرت ابوشعثا محاربی، حضرت مورق عجلی، حضرت ابواحوص مدنی، حضرت ابواسمارحبی، حضرت ابوبصرہ غفاری، حضرت ابوالعالیہ ریاحی، حضرت ابن حوتکیہ، حضرت جسرہ بنت دجاجہ اور حضرت مالک اشتر۔

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

۳۵۱ھ میں شیعہ خلیفہ معزالدولہ نے بغداد کی تمام مساجد پر یہ تحریر لکھوادی: ''اللہ لعنت کرے معاویہ پر، ان لوگوں پر جنھوں نے فدک کے باغات میں فاطمہ کا حق غصب کیا، جنھوں نے اپنے نانا کی قبر کے پاس حسن کی تدفین نہ ہونے دی، جنھوں نے حضرت ابوذر کو جلاوطن کیا اور جنھوں نے حضرت عباس کو شوریٰ سے نکالا۔'' رات کے وقت لوگوں نے اس چاکنگ کو مٹا دیا۔معزالدولہ نے دوبارہ لکھوانا چاہا، لیکن اس کے وزیر ابومحمد مہلبی نے مشورہ دیا کہ اتنا لکھنا ہی کافی ہے کہ اللہ آل رسول پر ظلم کرنے والوں پر لعنت کرے اور معاویہ کے علاوہ کسی کے نام کی طرف اشارہ بھی نہ کیا جائے۔

موسیٰ بن احمد متوفی ۵۲۲ھ حضرت ابوذر غفاری کی اولاد میں سے تھے۔

لبنان کے احمد رضا اور ایران کے علی شریعتی نے حضرت ابوذر غفاری کو پہلا اسلامی سوشلسٹ قرار دیا ہے۔

پاکستان کے شاہ محمد جعفر پھلواری نے بھی ایسے ہی خیالات کا اظہار کیا ہے۔

مطالعۂ مزید: الطبقات الکبریٰ (ابن سعد)، الجامع المسند الصحیح (بخاری، شرکۃ دار الارقم)، تاریخ الامم والملوک (طبری)، المنتظم فی تواریخ الملوک والامم (ابن جوزی)، الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب (ابن عبدالبر)، الکامل فی التاریخ (ابن اثیر)، اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ (ابن اثیر)، تہذیب الکمال فی اسماء الرجال (مزی)، تاریخ الاسلام (ذہبی)، سیر اعلام النبلاء (ذہبی)، البدایۃ والنہایۃ (ابن کثیر)، کتاب العبر ودیوان المبتدأ والخبر (ابن خلدون)، الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ (ابن حجر)، Wikipedia, the free encyclopedia۔

---

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com